معز امجد

مومن اور منکر میں فرق کے بارے میں ایک روایت

روایت کا مضمون

مسند ابو یعلیٰ، رقم ۲۳۴۹ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل ہوا ہے:

عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ تَجِدُهُ كَثِيْرَ الْمَالِ لَا يُزَكِّيْ فَلَا يَزَالُ بِذَاكَ كَافِرًا يَحِلُّ دَمُهُ وَتَجِدُهُ كَثِيْرَ الْمَالِ لَمْ يَحُجَّ فَلَا يَزَالُ بِذَاكَ كَافِرًا وَلَا يَحِلُّ دَمُهُ.

اسلام کے گوشے اور دین کے ستون تین ہیں جن پر اسلام کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑا تو وہ اس کی وجہ سے منکر ہے اور اس کا خون جائز ہے۔ (پہلا یہ کہ) اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، (دوسرا یہ کہ) فرض نمازوں کو ادا کرنا اور (تیسرا یہ کہ) رمضان کے روزے رکھنا۔ پھر ابن عباس نے فرمایا: اگر تم کسی کو بہت مال دار پاؤ، مگر وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ اس کی وجہ سے منکر ہے اور اس کا خون جائز ہے۔ اور اگر تم اسے بہت مال دار پاؤ، مگر اس نے حج نہ کیا ہو تو وہ اس وجہ سے منکر تو ہے، مگر اس کا خون جائز نہ ہوگا۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

یہ روایت واضح کرتی ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان پر چند احکام کی پابندی لازم ہے۔ اگر وہ ان پر عمل نہیں کرتا تو وہ مسلمان کے بجائے منکر شمار ہوگا۔ جن احکام کی پابندی ہر مسلمان پر لازم ہے، روایت کی رو سے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔

۲۔ نماز کا اہتمام۔

۳۔ رمضان کے روزوں کا اہتمام۔

مزید براں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت ہوا ہے کہ انھوں نے اس فہرست میں درج ذیل دو مزید احکام کا اضافہ کیا ہے:

۱۔ مال دار شخص کا زکوٰۃ ادا کرنا۔

۲۔ مال دار شخص کا حج ادا کرنا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

روایت میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کی وحدانیت، نماز کے قیام یا روزہ رکھنے سے انکار کرے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کی رو سے وہ اگر مال دار ہونے کے باوجود زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے تو اس کو قتل کرنا جائز ہوگا۔

مومن اور منکر میں فرق اور منکر کی سزا کے بارے میں قرآن کا حکم

قانون رسالت یعنی رسولوں کی طرف سے اپنے مخاطبین پر اتمام حجت کے بعد ان پر غلبے کے حوالے سے خدائی قانون کا اطلاق کرتے ہوئے قرآن مجید نے حکم دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین میں سے تمام مشرک لازماً ہلاک کیے جائیں گے، الاّ یہ کہ وہ اسلام قبول کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ قرآن مجید میں یہ حکم اس طرح بیان ہوا ہے:

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

''سو جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو ان مشرکین کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو، ان کو پکڑو، ان کو گھیرو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک لگاؤ۔ پس اگر یہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں

فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. تب ان کی جان چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔'' (التوبہ ۹:۵)

قانون کی نظر میں کسی شخص کو مسلمان قرار دینے کے لیے قرآن نے دو ہی شرائط بیان فرمائی ہیں اور وہ نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ کے علاوہ دین کے کسی تیسرے حکم کو یہ حیثیت حاصل نہیں ہے، خواہ وہ کتنی ہی اہمیت کا حامل کیوں نہ ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روایت کی نسبت

زیر بحث روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے اگرچہ اس روایت کا ایک راوی اس بارے میں واضح نہیں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی تھی یا نہیں۔ اس روایت کی سند کو بیان کرتے ہوئے ابن عبدالبر اپنی کتاب ''الاستذکار'' میں لکھتے ہیں:

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ـــــ قَالَ حَمَّادٌ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا رَفَعَهُ ـــــ قَالَ.... (۲۱۸/۳)

''اس روایت کو حماد ابن زید نے عمر بن مالک النکری سے اور انھوں نے ابی الجوزاء سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ـــــ حماد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس روایت کی نسبت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے ـــــ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا...''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس بات پر اطمینان نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس روایت کی نسبت درست ہے۔

روایت پر تبصرہ

مذکورہ بالا بحث سے واضح ہے کہ یہ روایت اپنے مضمون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کے پہلو سے قابل اعتماد نہیں ہے۔ اس روایت کو سند کے پہلو سے دیکھیں تو اس کا ایک راوی (حماد ابن زید) اس معاملے میں واضح نہیں ہے کہ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے یا اس کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ ظاہر ہے، یہ بات اس روایت کی صحت کو متاثر کرتی ہے۔ دوسری طرف اس روایت کا متن قرآن مجید کے واضح احکامات سے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متصادم ہے۔ روایت کے مطابق جو شخص رمضان کے روزے نہیں رکھتا اور حج کا فریضہ ادا نہیں کرتا وہ بھی نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شخص ہی کی طرح منکر ہے۔ یہ بات قرآن مجید کے بیان کردہ قانون پر اضافہ ہے جو بہرحال جائز نہیں ہے۔ مزید براں اس روایت کا مضمون کئی ایسی مستند اور مقبول روایات سے بھی متصادم ہے جن کے مطابق اسلام کے ستون تین کے بجائے پانچ ہیں۔

نتیجۂ بحث

زیر بحث روایت کے مذکورہ بالا ضعف کو جان لینے کے بعد یہ باور کرنا خاصا مشکل ہے کہ یہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست منسوب ہوئی ہے۔ محسوس یہی ہوتا ہے کہ بعض راویوں کی طرف سے روایت کے فہم میں کہیں کوتاہی ہوئی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com